رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

الفضل قادیان — روزنامہ

THE DAILY
AL FAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ؏ — ششماہی ؏ — سہ ماہی ۳ ؏ ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۸ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰۔ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی کھانسی کی تکلیف ابھی رفع نہیں ہوئی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے کھانسی اور سر درد کی تکلیف ہے۔

آج ساڑھے گیارہ بجے ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے نور ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ اور انچارج صاحب ہسپتال سے دیر تک حالات دریافت کرتے رہے۔ اور فرمایا میں ٹاؤن کمیٹی سے سفارش کروں گا۔ کہ ہسپتال کی امداد کرے۔ اس کے بعد عیدگاہ اور اس کے پاس کے قبرستان کا موقع ملاحظہ فرمایا۔ پھر اڑھائی بجے حضرت امیر المومنین کی ملاقات کے لئے حضور کی کوٹھی دار الحمد میں تشریف لائے۔ قریباً اڑھائی گھنٹے یہ ملاقات رہی۔

افسوس۔ منشی عبد الخالق صاحب کارکن لنگر خانہ کی بھاوجہ صاحبہ آج ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قضا و قدر کے متعلق کبھی شکوہ نہ کرو

"اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے دو طرح کی تقسیم کی ہوئی ہے۔ کبھی تو وُہ اپنی منوانا چاہتا ہے۔ اور کبھی انسان کی مان لیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ ہمیشہ انسان کی مرضی کے مطابق ہی کام ہوا کرے۔ اگر ایسا سمجھا جائے۔ کہ خدا کی مرضی ہمیشہ انسان کے ارادوں کے موافق ہو۔ تو پھر امتحان کوئی نہ رہا۔ کون چاہتا ہے۔ کہ آرام عیش و عشرت۔ اور ہر طرح کے سُکھ سے دُکھ میں مبتلا ہو جاؤں۔ جس کے تین چار بیٹے ہوں۔ وُہ کب چاہتا ہے۔ کہ یہ مر جائیں۔ اور کون چاہتا ہے۔ کہ میری تمام خوشیاں دکھوں اور مصیبتوں سے تبدیل ہو جائیں۔ غرض اللہ تعالےٰ نے امتحان کو انسان کی ترقی کے لئے۔ اور یا اس کی بد گوہری ظاہر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ بہت لوگ امتحان کے وقت طرح طرح کی باتیں بنانے لگ جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کے باطل توہمات اور وساوس انہیں اٹھا کرتے ہیں۔ مگر اصلی بات یہ ہے۔ کہ فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضا۔ ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون ۔ یاد رکھو۔ خدا کا ساتھ بڑی چیز ہے۔ اگر فرض بھی کر لیں۔ کہ نہ کوئی بیٹا رہے نہ کوئی مال و دولت رہے پھر بھی خدا بڑی دولت ہے اس نے یہ کبھی نہیں کیا۔ کہ جو اس کے ہو کر رہتے ہیں۔ ان کو بھی تباہ کر دیا ہو۔ اس کے امتحان میں استقلال اور ہمت سے کام لینا چاہیئے۔ یاد رکھو کہ امتحان ہی وُہ چیز ہے جس سے انسان بڑے بڑے مدارج حاصل کر سکتا ہے۔ زبانی نماز اور دُنیا کے لئے ٹکراں کچھ چیز نہیں۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ خدا کی

قادیان کے ووٹران کے متعلق احباب کی خاص ذمہ واری

جیسا کہ متعدد دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲۶ تا ۲۸ جنوری کو قادیان میں پنجاب اسمبلی کے الیکشن کا پولنگ ہوگا۔ ۲۶ کو مستورات کا پولنگ ہوگا۔ ۲۷ کو جزد اول کے مرد ووٹروں کا پولنگ ہوگا۔ اور ۲۸ کو جزد ثانی اور تتمہ کے مرد ووٹروں کا پولنگ ہوگا۔

بعض احباب ایسے ہیں جن کا ووٹ قادیان میں درج ہے۔ مگر اس وقت وہ قادیان سے باہر ہیں۔ ایسے تمام احباب کو نظارت ہذا کی طرف سے قادیان پہونچنے کے لئے تاکیدی خطوط لکھے جا رہے ہیں۔ ان احباب کو ہر ممکن کوشش کر کے تاریخ مقررہ پر قادیان پہونچ جانا چاہیئے۔ نیز دوسرے احباب جماعت کو بھی چاہیئے کہ قادیان کے ووٹر جس جگہ بھی ہوں۔ انہیں خاص کوشش کے ساتھ تیار کر کے مذکورہ بالا تواریخ پر قادیان بھجوا دیں۔ تاکہ وہ وقت مقررہ پر چودہری فتح محمد صاحب کے حق میں ووٹ دے سکیں یہ ایک نہایت ضروری کام ہے۔ جس میں قطعاً غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔

مرزا بشیر احمد قائمقام ناظر اعلےٰ

مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء کی دوپہر تک جاری رہے گا ضروری ہے۔ کہ اس اعلان کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کی سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں۔

(نوٹ) جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے بغیر کسی مزید انتخاب کے مجلس مشاورت میں بطور اپنی جماعت کے نمائندے کے شریک ہو سکتے ہیں۔

قائمقام پرائیویٹ سکرٹری

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال سوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنےٰ کیا گیا ہے۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دے دیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے ۳۱ دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر جلد پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اسکے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے۔

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

(۶) بیشک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے! اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں۔ اور اسے اسمیں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اسکے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہونگے۔

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔

(۱۰) تحریک جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ انکو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

مولوی عبد الغفور صاحب کلکتہ سے روانہ ہو گئے

امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی عبد الغفور صاحب ۱۶ جنوری کو کلکتہ سے جاپان کی طرف روانہ ہو گئے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولوی صاحب بخیریت منزل مقصود کو پہنچیں۔

تحصیل گورداسپور کے احمدیوں کو الیکشن کے متعلق مشورہ

چونکہ چودہری سلطان الملک صاحب رئیس ڈیری والہ بحق خانصاحب شیخ بشیر احمد صاحب رئیس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

پنجاب میں انتخابات کا طوفان

انتخابات کے وُہ دن جن کی خاطر لوگ مہینوں سے جد وجہد کر رہے ۔ روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ۔ اور مارے مارے پھر رہے تھے ۔ شروع ہو گئے ۔ یعنی ۱۸ جنوری سے پنجاب اسمبلی کے ممبروں کے انتخابات کا آغاز ہوگیا ۔ معلوم ہُوا ہے پنجاب بھر میں تمام مذاہب کے قریباً ۲۷ ۔ لاکھ مردوں اور عورتوں کو نئے آئین کے رُو سے ووٹ دینے کا حق حاصل ہُوا ہے ۔ صرف عورتوں کی تعداد جنہیں ووٹ دینے کا حق ملا ہے ۔ ایک لاکھ نوے ہزار ہے ۔ ان مردوں اور عورتوں میں بہت سے ایسے بھی ہیں ۔ جنہیں پہلی بار ووٹ دینے کا موقعہ ملا ہے ۔ چونکہ ووٹر دور دراز کے دیہاتوں میں بھی پھیلے ہُوئے ہیں ۔ اس لئے دیہات میں بھی ایسے مقامات نامزد کئے گئے ہیں جہاں دیہاتی ووٹر ووٹ دے سکیں انتخابات کے سلسلہ میں پولنگ کے کام کی تکمیل کے لئے چھ سو پولنگ آفیسر مقرر کئے گئے ہیں ۔ اور ہر ایک پولنگ افسر کو مناسب عملہ اس کے ماتحت کام کرنے کے لئے دیا گیا ہے پنجاب اسمبلی کی ۱۷۵ نشستوں کے لئے مختلف مذاہب کے ۷۷۵ امیدوار ہیں ۔ خیال کیا جاتا ہے ۔ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے متعلق انتظام ۔ اور سامان پر محکمۂ اصلاحات کا قریباً ایک لاکھ روپیہ خرچ آئے گا ::

یہ تو ان اخراجات کا اندازہ ہے جن کا بار حکومت کے خزانہ پر پڑے گا ۔ اس کے مقابلہ میں اسمبلی کے امیدواروں کے سر پر جو اخراجات پڑ رہے ہیں ۔ ان کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں ۔ اور کوئی عجب نہیں ۔ کہ ان امیدواروں میں سے کئی ایک ناکام ہونے کی صورت میں بالکل قلاش ہو جائیں ۔ اور قرض کی زنجیروں میں اس بری طرح جکڑے جائیں ۔ کہ مخلصی کی کوئی صورت باقی نہ رہے اور جو لوگ اپنا گھر بار پھونک کر کامیاب بھی ہو جائیں ۔ ان کے لئے بھی سوائے ممبری کے طرہ کے شاید ہی کوئی اور چیز دلجمعی و تسکین ہو سکے ::

باوجود یہ سب کچھ جاننے بوجھنے کے پھر بھی مسلمان ۔ ہندو ۔ اور سکھ ممبران دھڑا دھڑ روپیہ خرچ کر رہے ہیں ۔ اور اس طرح اپنے ہاتھوں اپنے لئے مشکلات اور مصائب پیدا کرنے میں مصروف ہیں ::

اگر انتخابات کا طوفان لوگوں کا مال و زر ہی اڑا لے جانے پر اکتفا کرتا تو بھی نہایت ہی رنج اور افسوس کی بات تھی ۔ کیونکہ موجودہ اقتصادی بدحالی اور ابتری میں اس قدر صرفِ زر ملک کی حالت کو اور زیادہ بدتر بنا دینے کا باعث ہوگا ۔ لیکن اس سے بھی بڑی مصیبت یہ ہے ۔ کہ انتخابی سیلاب لوگوں کے اخلاق کو بھی سمیٹ کرلے جا رہا ہے ۔ اس کا جو اندازہ ایک اخبار نے لگایا ہے ۔ اور جو کم از کم اندازہ ہے وُہ نہایت ہی ہولناک ہے ۔ چنانچہ لکھا ہے :۔

” جتنا جھوٹ اس انتخابی طوفان میں بولا جاتا ہے میرا خیال ہے ۔ کہ اتنا جھوٹ پچاس برسوں میں بھی بولا نہیں جاتا ہوگا ۔ جتنی غلط افواہیں ان دنوں میں اڑائی جا رہی ہیں ۔ اتنی شاید جنگِ عظیم کے دنوں میں بھی اڑائی نہیں گئی ہوں گی ۔ جتنی رشوتیں ان دنوں میں دی جا رہی ہیں ۔ اتنی تو انگریزی عدالتیں قائم ہونے سے لے کر آج تک نہ دی گئی ہوں گی “

” اپنی مطلب برآری کے لئے دوسروں پر حملے کرنا ۔ لانچھن لگانا ۔ تو اس انتخابی جنگ میں ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے جتنی تفرقہ انگیزیاں انتخابات کے موقعہ پر ہوتی ہیں ۔ اتنی شاید ہی کبھی ہوتی ہوں “

” حالت اس سے بھی بدتر نظر آ رہی ہے ۔ صرف انہی باتوں پر اکتفا نہیں کی جاتی ۔ بلکہ شراب کی فروخت میں بے حد اضافہ ہو جاتا ہے ۔ سینما گھروں کے پاس اور ٹکٹ مفت ملنے لگتے ہیں ۔ موٹروں کی سیر کا موقعہ نصیب ہو جاتا ہے ۔ شراب اور چائے کے دَور خوب چلتے ہیں “

یہ سب کچھ ہو رہا ہے ۔ کھلم کھلا ہو رہا ہے ۔ اور وُہ لوگ اس کے ذمہ وار ہیں ۔ جن کا دعوےٰ ہے ۔ کہ وُہ اپنی قوم اور ملک کی خدمت کے لئے اسمبلی میں جا رہے ہیں ۔ اسمبلی میں جا کر وُہ جو تیر چلائیں گے وُہ بعد دیکھے جائیں گے اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے ۔ نہایت ہی افسوسناک اور بے حد معیوب ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے ۔ کہ عام لوگ جاہل ہیں ۔ ملکی اور سیاسی معاملات سے ناواقف ہیں ۔ قوم اور ملک کی سچی اور مخلصانہ خدمت کرنے والوں کے پہچاننے کی قابلیت نہیں رکھتے ۔ اور پھر بے حد مفلس اور قلاش ہیں ۔ اگر یہ حالات نہ ہوں ۔ تو پھر انتخابات کی بھی وُہ صورت نہ ہو ۔ جو اب نظر آ رہی ہے ۔ لوگ اعلےٰ قابلیت اور مخلصانہ طور پر کام کرنے والے اصحاب کو خود مجبور کریں ۔ کہ وُہ ان کی نمائندگی کرنے کے لئے کھڑے ہوں ::

خدا کرے ۔ آج کل کے انتخاب کا تجربہ اہلِ پنجاب کے لئے آئندہ صحیح راستہ پر چلنے کا باعث ہو ۔ اور جو کچھ اب ہو رہا ہے اس کے بُرے اثرات سے لوگ محفوظ رہیں ::

ہندو سماج اور طلاق

عجیب بات ہے ۔ کہ آریہ صاحبان نے باوجود اس کے کہ بانیٔ آریہ سماج نے بیواؤں کی شادی کو سخت ناپسند فرمایا ہے ۔ ایک طرف تو بیواؤں کی شادی کرانے والی ایجنسیاں قائم کر رکھی ہیں ۔ اور دوسری طرف ابھی تک طلاق کی مخالفت پر اڑے ہُوئے ہیں حالانکہ لکھے پڑھے اور سمجھدار ہندو طلاق کی بے حد ضرورت محسوس کر رہے ہیں ۔ آریہ اخبار ” پرکاش “ نے حال میں طلاق کے خلاف ایک مضمون شائع کرتے ہُوئے یہ تو تسلیم کیا ہے ۔ کہ ” ہندوؤں کی طرف سے آواز اٹھائی جا رہی ہے ۔ کہ ہندو سماج میں بھی طلاق رائج ہونا چاہیئے ۔ اس لئے کئی بار اسمبلی میں بل پیش کئے جانے کی تحریک بھی ہوئی “ لیکن اپنی رائے یہ ظاہر کی ہے ۔ کہ ” ہندو سماج کے لئے یہ کبھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا “

مگر گزارش ہے ۔ کہ جب آریہ سماج بیواؤں کی شادی کے جواز کی یہ دلیل دیتی ہے ۔ کہ ان کے طبعی جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے ۔ تو پھر اس مرد یا عورت کے جذبات کا کیوں خیال نہیں رکھا جاتا ۔ جس کی بیوی یا خاوند جسمانی لحاظ سے ناقابل ہو ۔ اور کیوں ان کو مجبور کیا جاتا ہے ۔ کہ بیاہے ہُوئے رنڈوے یا بیوہ کی زندگی بسر کریں ۔ اور کیوں طلاق کے ذریعہ علیحدگی اختیار کر کے اپنے لئے مناسب انتظام کرنے سے روکا جاتا ہے ۔ اگر نوجوان بیوہ عورت یا نوجوان رنڈوے مرد کو ضرورت مجبور کرتی ہے ۔ کہ وہ شادی کرے ۔ تو ایسی عورت کو جس کا خاوند خاوند کہلانے کا ہی مستحق نہ ہو ۔ یا ایسے مرد کو جس کی عورت اس کے لئے وبالِ جان ہو ۔ کیوں ضرورت نہیں ۔ کہ پیش آمدہ مصیبت سے جان چھڑا کر اور صورت اختیار کرے ۔ یقیناً ضرورت ہے ::

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا ایک انذاری نشان

احمد بیگ اور اس کے بعض اقارب کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

(۱۰)

تیسرا اعتراض اور اسکا جواب

تیسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب سے محمدی بیگم کے نکاح کو تقدیر مبرم یا اٹل قرار دیا تھا۔ مگر یہ الہام صحیح ثابت نہ ہوا ؛

یہ اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس تحریر کی بنا ء پر کیا جاتا ہے۔ وہ تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۱۵ پر بایں الفاظ درج ہے۔

" اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے۔ جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الہٰی میں یہ فقرہ موجود ہے۔ کہ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ یعنے یہ میری بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔"

اسی طرح انجام آتھم میں فرماتے ہیں :-

" میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی۔ اور میری موت آجائے گی۔" (حاشیہ صفحہ ۳۱)

پھر فرماتے ہیں :-

" والقدر قدر مبرم من عند الرب العظیم وسیأتی وقتہ بفضل اللہ الکریم (انجام آتھم صفحہ ۲۲۳) یعنے یہ تقدیر خدائے بزرگ کی طرف سے تقدیر مبرم قرار دی گئی ہے۔ اور اس کے فضل سے عنقریب اس کے پورا ہونے کا وقت آجائے گا۔

تقدیر مبرم بھی ٹل جاتی ہے

تینوں جگہ " تقدیر مبرم " کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جنہیں مخالفین احمدیت اٹل سمجھتے ہوئے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب محمدی بیگم کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آنا " تقدیر مبرم " تھا۔ تو یہ تقدیر وقوع میں کیوں نہ آئی حالانکہ تقدیر مبرم بھی بعض اوقات صدقہ و خیرات اور دعاؤں سے ٹل جاتی ہے چنانچہ احادیث میں آتا ہے اکثر من الدعاء فان الدعا یرد القضاء المبرم (کنز العمال جلد ا صفحہ ۱۶۹ کتاب الصلوٰۃ) یعنے اے انسان تو کثرت سے دعا کیا کر کیونکہ دعا تقدیر مبرم کو بھی ٹال دیتی ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان الصدقۃ لتدفع البلاء المبرم النازل من السماء (روض الریاحین برحاشیہ قصص الانبیاء صفحہ ۲۹۶) کہ صدقہ و خیرات سے بلاء مبرم بھی جو آسمان سے نازل ہونے والی ہو ٹل جاتی ہے۔

پھر فرماتے ہیں :- الدعا جند من اجناد اللہ مجندۃ یرد القضا بعد ان یبرم (فردوس الاخبار دیلمی صفحہ ۱۰۱) یعنے اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے دعا ایک لشکر جرار ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی مبرم قضاؤں کو روک دیتا ہے۔

یہ احادیث اس امر کا بین ثبوت ہیں۔ کہ تقدیر مبرم بھی اٹل نہیں ہوتی بلکہ وہ بھی تقدیر معلق کی قسم میں سے ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کا ایک اور ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ نشان ہے۔ جسے آپ نے حقیقۃ الوحی میں اس طرح بیان فرمایا کہ " سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبد الرحیم خان ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا۔ اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا۔ کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے تب میں نے جناب الہٰی میں عرض کی۔ کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعنے کس کی مجال ہے۔ کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کرسکے۔ تب میں خاموش ہوگیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا۔ انک انت المجاز۔ یعنے تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی۔ تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔ اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا۔ اور آثار صحت ظاہر ہوئے۔ اور اس قدر لاغر ہوگیا تھا۔ کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا۔ اور تندرست ہوگیا۔ اور زندہ موجود ہے۔" (صفحہ ۲۱۹)

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ تقدیر مبرم تضرع و ابتہال اور دعاؤں سے ٹل جاتی ہے۔ کیونکہ عبد الرحیم خان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہی معلوم ہوا تھا۔ کہ " تقدیر مبرم کی طرح ہے "۔ اور آپ کو جو الہام ہوا وہ یہ تھا۔ کہ " تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر ہے " (الہام ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۳ء منقول از تذکرہ صفحہ ۴۶۷) مگر باوجود اس کے کہ " تقدیر مبرم " تھی اور " ہلاکت مقدر " پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اسے ٹال دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل اسے موت کے مونہہ سے بچالیا

اسی طرح مرزا سلطان محمد صاحب کی ہلاکت اور محمدی بیگم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نکاح میں آنا بے شک تقدیر مبرم تھی۔ مگر چونکہ یہ تقدیر بھی تضرع و ابتہال اور صدقہ و خیرات سے ٹل سکتی تھی۔ اس لئے جب مرزا سلطان محمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع سے کام لیا۔ اور اپنے قلب میں ایک تغیر عظیم پیدا کر لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت قدیم کے مطابق اس تقدیر کو بھی باوجود مبرم ہونے کے بدل دیا۔ اور مرزا سلطان محمد صاحب کو ہلاکت کے مونہہ میں پڑنے سے محفوظ رکھا۔

درحقیقت تقدیر کے معنی فیصلہ کے ہوتے ہیں۔ اور جو فیصلہ دے۔ وہ اسے بدل بھی سکتا ہے۔ اور فیصلہ دے کر اسے بدل نہ سکنا ایک کمزوری کی علامت ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ میں نہیں پائی جاسکتی۔ باقی رہا یہ کہنا کہ تقدیر مبرم کو بدل کر اللہ تعالیٰ نے نعوذ باللہ جھوٹ بولا یا وعدہ خلافی کا مرتکب ہوتا ہے یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اس کے بدلنے میں اللہ تعالیٰ کا رحم کام کر رہا ہوتا ہے۔ اور یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا رحم بہر حال اس کے قہر پر غالب ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے کسی ملازم کے قصور پر اس کا آقا کہے کہ میں تجھے سزا دوں گا۔ اور وہ ملازم یہ سن کر اپنے افعال پر سخت ندامت کا اظہار کرے۔ اور آئندہ کے لئے اصلاح کا وعدہ کرے۔ تو وہ آقا اسے معاف کرسکتا۔ اور سزا سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ مگر نہیں کہا جاسکتا۔ کہ آقا نے سزا کی دھمکی دے کر اور پھر اس دھمکی کو عملی جامہ نہ پہنا کر جھوٹ بولا یا وعدہ خلافی کی۔

تقدیر مبرم کے بدلنے کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی کی شہادت

امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ :- حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ در بعضے از رسائل خود نوشتہ اند کہ در قضائے مبرم ہیچ کس را مجال نیست کہ تبدیل بدہد مگر مرا کہ اگر خواہم آنجا ہم تصرف کنم درایں سخن تعجب بسیار مے کردند و استبعاد میفرمودند وایں نقل مدتہا در خزینۂ ذہن ایں فقیر بود تا آنکہ حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ بایں دولت عظمیٰ مشرف ساخت۔ روزے درصدد دفع بلیہ بودم۔ کہ بہ بعضے از دوستاں نامزد شدہ بود

دراں وقت التجا و تفرع و نیاز و خشوع تمام داشتم ظاہر شد۔ کہ در لوح محفوظ قضا، ایں امر معلق بامرے نیست و مشروط بشرطے نہ۔ یک گونہ یاس و ناامیدی دست داد سخن حضرت سید محی الدین قدس سرہٗ بیاد آمد مرۃً ثانیۃً باز ملتجی و متفرع گشت و راہ عجز و نیاز پیش گرفتہ متوجہ شد۔ بمحض فضل و کرم ظاہر ساختند کہ قضاء معلق بر دو گونہ است۔ قضائے است کہ تعلیق او را در لوح محفوظ ظاہر ساختہ اند و ملائکہ را بر آں اطلاع دادند و قضائے کہ تعلیق او نزد خدائے جلشانہٗ دلبس در لوح محفوظ صورت قضائے مبرم دارد۔ و ایں قسم آخر از قضائے معلق نیز احتمال تبدیل دارد در رنگ قسم اول ازاں جا معلوم شد کہ سخن سید معروف بایں قسم اخیر است کہ صورت قضائے مبرم دارد نہ بقضا کہ بحقیقت مبرم است کہ تصرف و تبدیل دراں محال است عقلاً و شرعاً کما لا یخفٰی والحق کہ کم کسے را بر حقیقت آں قضا اطلاع است نکیف کہ در آں جا تصرف نماید و بلیّہ کہ متوجہ آں دوست شدہ بود ازاں قسم آخیر یافت و معلوم شد کہ حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ رفع آں بلیہ فرمود والحمد للہ سبحانہٗ علیٰ ذالک

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول صـ۲۲۷ مکتوب نمـ۲۷۰)

یعنی حضرت سید محی الدین صاحب جیلانی نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے۔ کہ قضائے مبرم کو کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ہاں میں اگر اس میں تصرف کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ میرے حضرت قبلہ گاہی اس سے بہت تعجب کیا کرتے۔ اور اسے بعید از فہم قرار دیتے۔ خود میرے ذہن میں ایک لمبے عرصہ تک یہ بات ایک معمہ کی شکل میں رہی۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خلعت مجددیت سے سرفراز فرمایا ایک دن مجھے اپنے کسی دوست کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا۔ کہ اس پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔ میں نے خدائے تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز سے دعا کرنی شروع کی تا وہ مصیبت اس سے ٹل جائے مگر دعا کے وقت مجھے معلوم ہوا۔ کہ لوح محفوظ میں یہ قضا کسی شرط سے مشروط نہیں بلکہ اٹل ہے۔ تب بحالت یاس مجھے حضرت سید محی الدین صاحب جیلانی کا قول یاد آ گیا۔ اور میں نے دوبارہ بڑے تفرع و ابتہال سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجھے اس نکتہ عظیمہ سے مطلع کیا گیا۔ کہ قضاء معلق دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک وہ کہ جس کی تعلیق لوح محفوظ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور ملائکہ بھی اسے قضاء معلق سمجھتے ہیں۔ مگر ایک قضا وہ ہوتی ہے۔ جو لوح محفوظ میں **قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔** فرشتے بھی اسے قضائے مبرم سمجھتے ہیں۔ ہاں خدا کے حضور وہ قضائے معلق میں داخل ہوتی ہے اور اس کی تعلیق کا علم صرف خدا تعالیٰ کے پاس ہی ہوتا ہے۔ پس قضائے معلق کی یہ دوسری قسم جو قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے۔ اس میں بھی پہلی تقدیر کی طرح تبدیلی کا امکان ہے۔ اس نکتۂ عظیمہ کے کھلنے پر مجھے معلوم ہوا۔ کہ سید محی الدین صاحب جیلانی قدس سرہ کا قول بھی اسی تقدیر کے متعلق ہے جو اگرچہ قضائے مبرم کی صورت رکھتی ہے مگر خدا کے حضور قضائے معلق میں داخل ہوتی ہے۔ نہ کہ اس تقدیر کے متعلق جو حقیقت میں مبرم ہے۔ اور جس میں تصرف اور تبدیلی عقلی اور شرعی طور پر محال ہے۔ پس میں نے اپنے دوست کی مصیبت کو بھی آخری قسم میں پایا۔ اور جب میں نے دوبارہ دعا کی تو خدا تعالیٰ نے اس قضاء مبرم کو جو لوح محفوظ میں کسی شرط سے مشروط نہیں تھی۔ اپنے فضل سے بدل دیا۔ اور اس آنیوالی مصیبت سے اسے بچا لیا۔

بعض تقدیریں "مبرم" ہونیکے باوجود قضاء معلق میں داخل ہوتی ہیں

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض تقدیریں باوجود "قضائے مبرم" کی صورت رکھنے کے "قضاء معلق" میں داخل ہوتی ہیں لوح محفوظ میں وہ مبرم ہوتی ہیں۔ ملائکہ اسے مبرم سمجھتے ہیں خود ملہم بھی اسے مبرم قرار دیتا ہے۔ مگر بوجہ اس تعلیق کے جو خدا تعالیٰ کے علم میں ہوتی ہے۔ وہ تقدیر مبرم کی صورت رکھنے کے باوجود تقدیر معلق ہوتی ہے۔ اور مناسب حالات پیدا ہونے پر ایسی تقدیر بدل جایا کرتی ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مرزا سلطان محمد صاحب کی موت اور محمدی بیگم کا بیوہ ہونا باوجود "تقدیر مبرم" ہونے کے حقیقی تقدیر مبرم میں داخل نہیں تھا۔ بلکہ اس تقدیر مبرم میں داخل تھا جو تقدیر معلق کی ایک قسم ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء میں ہی جس میں آپ نے محمدی بیگم کے اپنے نکاح میں آنے کو "تقدیر مبرم" قرار دیا۔ صاف لکھ دیا ہے۔ کہ

"یاد رکھو کہ عورت مذکورہ کے نکاح کی پیشگوئی اس قادر مطلق کی طرف سے ہے۔ جس کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ لیکن قرآن بتلا رہا ہے۔ کہ ایسی پیشگوئیوں کی میعادیں **معلق تقدیر کی قسم میں سے** ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان کے تبدل اور تغیر کی وجوہ پیدا ہونے کے وقت ضرور وہ تاریخیں اور میعادیں ٹل جاتی ہے۔ یہی سنت اللہ ہے۔ جس سے قرآن بھرا پڑا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد سوم صـ۱۱۷)

اس طرح آپ ایک طرف تو فرماتے ہیں۔ کہ "نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے"۔ (حاشیہ انجام آتھم صـ۳۱) مگر دوسری طرف فرماتے ہیں۔

"ضرور ہے۔ کہ یہ وعید کی موت اُس سے تھمی رہے۔ جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے کہ اس کو بے باک کر دیوے۔ سو اگر جلدی کرنا ہے۔ تو اٹھو اور اس کو بے باک اور مکذب بناؤ۔ اور اُس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو

(حاشیہ انجام آتھم صـ۳۲)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے۔ تو میں جھوٹا ہوں"

(حاشیہ انجام آتھم صـ۳۲)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سلطان محمد کی موت کی پیشگوئی کو "تقدیر مبرم" کہنے کے باوجود اس کا عالم وجود میں ظہور پذیر ہونا اس کی بے باکی۔ اور تکذیب پر منحصر قرار دیتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلطان محمد کی موت بے شک تقدیر مبرم تھی۔ مگر اس شرط کے تحقق کے ساتھ کہ وہ بے باکی کرے۔ یعنی اگر بے باکی کرتا تو "تقدیر مبرم" ظاہر ہو جاتی اور اگر نہ کرتا تو موت اس سے ضرور تھمی رہتی۔ پس چونکہ اس میں تعلیق کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ اس لئے یہ تقدیر مبرم کہلانے کے باوجود تقدیر معلق سے تعلق رکھتی تھی۔ اور چونکہ مرزا سلطان محمد نے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور نہ آپ کے بعد ہی تکذیب اور بے باکی سے حصہ لیا۔ اس لئے یہ تقدیر اپنی شرط کے ماتحت بدل گئی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"تخویف اور انذار کی پیشگوئیاں جس قدر ہوتی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ایک بے باک قوم کو سزا دینا منظور ہوتا ہے۔ ان کی تاریخیں اور میعادیں تقدیر مبرم کی طرح نہیں ہوتیں۔ بلکہ تقدیر معلق کی طرح ہوتی ہیں۔ اور اگر وہ لوگ نزول عذاب سے پہلے توبہ اور استغفار اور رجوع الی الحق سے کسی قدر اپنی شوخیوں اور چالاکیوں اور تکبروں کی اصلاح کریں تو وہ عذاب کسی ایسے وقت پر جا پڑتا ہے۔ کہ جب وہ لوگ اپنی پہلی عادات کی طرف پھر رجوع کر لیں۔

(تبلیغ رسالت جلد سوم صـ۱۱۲)

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مرزا سلطان محمد صاحب کے متعلق پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "تقدیر مبرم" قرار دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آپ نے آتھم کو مؤکد بعذاب حلف اٹھانے پر آمادہ کرتے ہوئے لکھا کہ "اگر آتھم صاحب قسم کھا لیویں۔ تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے"۔ (تبلیغ رسالت جلد سوم صـ۱۷۷)

گویا آتھم کا ایک سال میں قطعی اور یقینی طور پر مرنا "تقدیر مبرم" ہو سکتا تھا۔ مگر اس صورت میں کہ وہ قسم کھا لیتا

اگر نہ کھاتا تو "تقدیر مبرم" نہ رہتی۔ اسی طرح مرزا سلطان محمدؐ صاحب کے متعلق پیشگوئی بھی "تقدیر مبرم" تھی۔ گر بایں صورت کہ وہ گھڑی آجاتی کہ "اس کو بے باک کر دیوے" چونکہ مرزا سلطان محمد صاحب پر وہ گھڑی نہ آئی۔ اور باوجود مخالفوں کی طرف سے ہزاروں روپیہ کا وعدہ ملنے کے انہوں نے شوخی نہ دکھائی۔ اور نہ پیشگوئی کی صداقت سے انکار کیا۔ اس لئے یہ تقدیر مبرم جو اٹل نہیں تھی بلکہ ایک شرط کے ساتھ مشروط تھی۔ بوجہ شرط کے پیدا نہ ہونے کے ظہور میں نہ آئی اس لئے محمدی بیگم کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح بھی نہ ہوا۔ کیونکہ محمدی بیگم کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آنا اسی صورت میں "تقدیر مبرم" تھا۔ جب سلطان محمد شوخی و شرارت کی طرف رجوع کر کے ہلاک ہو جاتا۔

چوتھا اعتراض اور اسکا جواب

چوتھا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے محمدی بیگم کے حصول میں ناکام ہونے پر اپنی پہلی بیوی سے جو بے گناہ تھیں قطع تعلق کر لیا۔ بیٹوں کو بلا وجہ عاق کر دیا۔ محمدی بیگم کے والد اور محمدی بیگم کی پھوپھی میں پھوٹ ڈالنے کی سعی کی۔ اور اپنی بے گناہ بہو کو طلاق دلوانے کی کوشش کی۔

اسی طرح کہا جاتا ہے " مرزا صاحب نے ناکامی سے غصہ کھا کر اپنی پہلی بیوی سے قطع تعلق کر لیا۔ انہوں نے اپنی سمدھن کو یہ دھمکی دی۔ کہ اگر وہ اپنے بھائی (محمدی بیگم کے والد) کو دباؤ ڈال کر رشتہ دینے پر راضی نہ کرے گی۔ تو اس کی لڑکی کو طلاق دلوا دی جائے گی۔ پھر ناکامی کی صورت میں حضرت مرزا صاحب نے اپنے لڑکے فضل احمد کو مجبور کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ حالانکہ اس لڑکی کا کوئی قصور نہ تھا۔"

پیشگوئی کے پورا ہونے میں روک بننے والے وجود

محولہ بالا اعتراض محض اس وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کہ مخالفین احمدیت اس پیشگوئی کی حقیقی غرض سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پیشگوئی نعوذ باللہ کسی نفسانی غرض کے ماتحت کی گئی تھی۔ حالانکہ جیسا کہ قبل ازیں بالتصریح بیان کیا جا چکا ہے یہ خیال بالکل باطل ہے۔ یہ پیشگوئی خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت دینے۔ اسلام کی صداقت ظاہر کرنے۔ قرآن مجید کی حقانیت روشن کرنے اور منکرین اسلام کو ان کی بار بار کی درخواستوں کے جواب میں اللہ تعالےٰ کا نشان دکھلانے کے لئے کی گئی تھی۔ عیسائی۔ ہندو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف رشتہ دار انتہائی خواہش رکھتے تھے کہ یہ پیشگوئی کسی طرح جھوٹی نکلے۔ تا انہیں اور زیادہ ہنسی اور استہزاء کا موقع ملے۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ زور اور جوش سے اسلام کی تضحیک پر کمربستہ ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء کے خط میں مرزا احمد بیگ کو تحریر فرماتے ہیں

"یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شائد دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا۔ کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو"

(منقول از نکاح مرزا مصنفہ مولوی ثناءاللہ صاحب ص۱۲ بحوالہ کلمۂ فضل رحمانی)

اسی طرح مرزا علی شیر بیگ کو ۴ مئی ۱۸۹۱ء کے خط میں لکھتے ہیں۔

"اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اور اللہ و رسول کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے۔ ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے"

(نکاح مرزا ص...)

پس جبکہ یہ پیشگوئی کسی نفسانیت پر مبنی نہیں تھی۔ بلکہ اسلام کی فتح اور شکست اس پیشگوئی کے ظہور یا عدم ظہور پر منحصر تھی۔ اور جبکہ ہزاروں پادری اس بات کے منتظر تھے کہ کسی طرح یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے تاکہ ان کا پلہ بھاری ہو۔ اور جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف رشتہ دار بھی عیسائیوں کو ہنسانا اور ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے تھے۔ اور ان کی دلی خواہش تھی کہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا جو یہ ثبوت ان کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ اسلام کی صداقت کی جو یہ دلیل دی جا رہی ہے باطل ہو جائے۔ اور کذب و افترا ثابت ہو۔ تو کیا ان حالات میں اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زوجۂ اوّل یا آپ کی زوجۂ اوّل کے بیٹے اس پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کرنے والوں کے ساتھ مل جاتے اور خدا تعالےٰ کے ایک عظیم الشان نشان کو مشتبہ کرنے والوں کے ساتھ شریک ہو جاتے تو ان سے قطع تعلق نہ کیا جاتا۔ ہر عقلمند مگر باغیرت اور باحمیت انسان جس میں اللہ تعالےٰ کی محبت کا ایک ذرہ بھی پایا جاتا ہو۔ یقیناً یہی کہے گا۔ کہ ایسے لوگوں سے جو دین اسلام کو ہنسی اور اعتراضات کا نشانہ بنانے پر رضامند ہو رہے ہوں اور جو بیٹے یا بیوی ہونے کے باوجود اپنے مقدس باپ اور مقدس شوہر کے دشمن ہوں اور ایسے لوگوں کی نگاہ میں ایک مذہبی معاملہ میں جس کی طرف دنیا کی نگاہیں اٹھ رہی ہوں گرانا چاہتے ہوں قطع تعلق نہایت ہی ضروری ہے۔ بلکہ خود قرآن مجید کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے

لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ہود ع)

یعنی ظالموں سے میل جول مت رکھو۔ ورنہ تمہیں بھی آگ چھوئے گی۔

قطع تعلق کے متعلق اشتہار

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب معلوم ہوا کہ غیروں کا تو کیا ذکر اپنے یعنی آپ کی بیوی (زوجۂ اول) اور آپ کے بچے (مرزا سلطان احمد صاحب۔ اور مرزا فضل احمد صاحب) اس پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ دہریوں اور بے دینوں کے مقابلہ میں اسلام شکست کھا جائے اور مخالفین اسلام کو اسلام پر ہنسی اور استہزا کا موقع ملے۔ تو آپ نے ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو ایک اشتہار بعنوان "اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین" لکھا جس کا عنوان ہی بتا رہا تھا کہ یہ قطع تعلق کسی نفسانی معاملہ میں نہیں بلکہ ایک دینی معاملہ میں مخالفت رکھنے والے اقارب سے کیا جا رہا ہے اس میں آپ نے تحریر فرمایا:-

"ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد میرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں کی نسبت بحکم و الہام الہٰی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالےٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے

اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے۔ اور اس کی تائی صاحبہ جنہوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے۔ وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں۔ کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار المہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی۔ اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدی خط لکھے۔ کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ اور تمہارا کوئی حق نہیں رہیگا مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور بکلی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دیکر مجھے بہت ستایا۔ اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا۔ کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں سلطان احمد نے دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اول یہ کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے۔ اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے۔ اور دین کی ہتک ہو گی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اُس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا۔ اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر و غیور اس دین کا حامی ہے۔ اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہ کرے گا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے۔ تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھکو تھام لیگا۔ کیونکہ میں اس کا ہوں۔ اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا۔ اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی۔ اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا۔ اور اپنے باپ کا بھی اور ایسا ہی اس کی والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لئے میں نہیں چاہتا۔ کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے۔ اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہٰذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی ۱۸۹۱ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے۔ اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا۔ تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہو گا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے۔ اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہو گا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہیگا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویش و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی بدی رنج راحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے۔ اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔"

تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۹ تا ۱۱

حضرت مسیح موعودؑ کا مستحسن طریق عمل

اس اشتہار کا لفظ لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا اپنی زوجۂ اول کے متعلق طلاق اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم اور مرزا فضل احمد صاحب کے متعلق عاق کر دینے کا اعلان محض اس لئے تھا۔ کہ اس پیشگوئی کے پورا نہ ہونے کی صورت میں اسلام پر حرف آتا تھا۔ اور اس کی مخالفت درحقیقت اسلام کی مخالفت تھی۔ پس ضروری تھا۔ کہ جو لوگ اسلام کی تکذیب کیلئے کھلے بندوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے دشمنوں کے ساتھ مل گئے۔ اور اپنے ہاتھوں انھوں نے پیشگوئی کے پورا ہونے میں روکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ اُن سے ایک باغیرت اور باحمیت شخص جو خدا تعالےٰ کا مامور بھی ہو قطع تعلق کرے۔

اس اشتہار کے بعد چونکہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم اور مرزا فضل احمد صاحب کی والدہ نے مخالف رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کیا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب اعلان انہیں طلاق دیدی (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۷) مگر اخلاق کریمانہ کے لحاظ سے آپ اس کے بعد بھی مختلف اوقات میں پوشیدہ طور پر اس کی مالی لحاظ سے مدد فرماتے رہتے تھے۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۷)

اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم اور مرزا فضل احمد کو بھی الگ الگ بذریعہ خط اشتہار کے مضمون سے اطلاع دیدی تھی۔ اس لئے

"مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ میں ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر فضل احمد نے لکھا۔ کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے۔ ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ اگر یہ بات ہے تو اپنی بیوی بنت[1] مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی۔ اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) طلاق دیدو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھکر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۲۲ و ۲۳)

قطع تعلق کی ایک اور وجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے مخالف دین اقارب سے قطع تعلق کرنا ایک اور بنا پر بھی تھا۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کا الہام تھا۔ کہ جو لوگ ان کے ساتھ تعلق رکھیں گے وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جائیں گے۔ اور انہی پر رحم کیا جائیگا جو ان سے علیحدہ ہوں گے۔ چنانچہ آئینہ کمالات اسلام میں یہ الہام درج ہے۔ کہ

الذین آمنوا و عملوا الصالحات و قطعوا تعلقھم منھم و بعدوا من مجالسھم فاولئک من المرحومین (صفحہ ۵۷۰)

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے اور جنہوں نے ان لوگوں سے قطع تعلق کر لیا۔ اور ان کی مجالس سے دور رہنے کا عہد کیا۔ انپر خدا تعالےٰ کی طرف سے رحم کیا جائیگا۔ پس چونکہ یہ لوگ پیشگوئی کا انکار کرنے کیوجہ سے مورد عذاب ہو چکے تھے اس لئے آپ نے ضروری سمجھا کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ان سے قطع تعلق کر لیا جائے اور یہ قطع تعلق قرآن کریم کے منشاء کے بالکل مطابق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے جب بعض رسل کے ذریعہ حضرت لوط علیہ السلام کو ان کی قوم پر عذاب آنے کی اطلاع دی تو ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا۔ کہ لا یلتفت منکم احداً تم میں سے کوئی ان کیطرف ملتفت نہ ہو۔ پس درحقیقت عذاب کے نزول کے وقت مومنوں کو لا یلتفت منکم احداً کا حکم ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نافرمانوں سے نبیوں کا تعلق بالکل منقطع کرا دیتا ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے اس حکم کے باوجود مخالف دین اقارب سے تعلق نہ توڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عذاب کی لپیٹ میں آ گئی۔ اسی طرح یہاں بھی چونکہ بعض لوگوں پر عذاب کا نزول مقدر ہو چکا تھا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ان سے قطع تعلق کر لیا جاتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

[1] حاشیہ:۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ خاتون بھی سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء پر بیعت کرنیوالوں کی فہرست

خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی زمانہ میں کوئی مامور اور مرسل ایسا نہیں آیا۔ جس کی ظلمت کے فرزندوں اور تاریکی کے دلدادوں نے مخالفت نہ کی ہو۔ اور تو اور سید ولد آدم فخر موجودات سرور دو عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو کامل طور پر اپنا جلوہ دکھایا۔ اور جن کا خدانمائی میں کوئی ثانی نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ ان کی بھی باطل پرستوں نے سخت مخالفت کی اور آپ کے خلاف انتہائی زور لگایا۔ مگر باوجود اس کے سعید الفطرت لوگوں کو وہ نہ روک سکے۔ اور ہر وہ شخص جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قبول کیا۔ جہاں آپ کی قوت قدسی اور کامیابی کا نشان بنا۔ وہاں آپ کے مخالفین کی شکست کا ثبوت ٹھہرا اسی طرح موجودہ زمانہ میں ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرکے اسلام کے حقیقی پیروؤں میں داخل ہو رہا ہے وہ آپ کی صداقت کا نشان اور آپ کے مخالفین کی ناکامی و نامرادی کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ کیونکہ سنت اللہ کے مطابق آپ کی بھی بے انتہا مخالفت کی جا رہی ہے۔ مخالفین آپ کے خلاف ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں۔ اور سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کوئی فرد بشر آپ کا نام تک نہ لے۔ ان حالات میں ہر وہ شخص جو آپ کو قبول کرتا اور آپ کی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ ان تمام روکوں کو فسخ کرکے اور ان تمام خندقوں کو عبور کرکے آتا ہے۔ جو معاندین نے احمدیت سے روکنے کے لئے بنا رکھی ہیں۔ اور تمام مخالفین کو شکست فاش دے کر اور تمام دشمنوں پر غلبہ حاصل کرکے منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔

آج کل مخالفین جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر زور لگا رہے ہیں ایک طرف اسے رکھیئے۔ اور دوسری طرف اس فہرست پر نظر ڈالئے۔ جو اسی صفحہ پر درج ہے۔ اور پھر بتایئے۔ کہ ہر ایک نام جو اس میں درج ہے۔ وہ احرار کی کھلی ہوئی شکست۔ اور احمدیت کی نمایاں فتح کا ثبوت ہے۔ یا نہیں۔ یقیناً ہے

۱- اللہ دتہ صاحب — ضلع گورداسپور
۲- بہادر صاحب — پونچھ
۳- اکرام الدین صاحب — 〃
۴- عطا محمد صاحب — لدھیانہ
۵- سلی محمد صاحب — پونچھ
۶- دوست محمد صاحب — سرگودہا
۷- میاں محمد صاحب — گجرات
۸- امام دین صاحب — 〃
۹- محمد صادق صاحب — گورداسپور
۱۰- عبد الکریم صاحب — منٹگمری
۱۱- غلام محمد صاحب — سرگودہا
۱۲- سردار محمد صاحب — گورداسپور
۱۳- نور محمد صاحب — منٹگمری
۱۴- محمد قاسم صاحب — 〃
۱۵- فیض احمد صاحب — گوجرانوالہ
۱۶- نواب الدین صاحب — سیالکوٹ
۱۷- عنایت اللہ خان صاحب — پٹیالہ سٹیٹ
۱۸- بشیر احمد صاحب — سیالکوٹ
۱۹- محمد شفیع صاحب — 〃
۲۰- امیر بخش صاحب — پنجاب
۲۱- خورشید حسین صاحب — پٹیالہ ریاست
۲۲- شاہ نواز صاحب جمعدار — گجرات
۲۳- سعید احمد صاحب — سیالکوٹ
۲۴- محمد یعقوب صاحب — گجرات
۲۵- بشیر احمد صاحب — 〃
۲۶- شاہ سوار صاحب — 〃
۲۷- عبد الحق صاحب — امرتسر
۲۸- چوہدری اے خان صاحب — لدھیانہ
۲۹- فوج دین صاحب — پنجاب
۳۰- شمس الدین صاحب — نابھہ سٹیٹ
۳۱- گیندا صاحب — 〃
۳۲- خدا بخش صاحب — ڈیرہ غازیخان
۳۳- رحمت اللہ صاحب — پٹیالہ سٹیٹ
۳۴- چوہدری عبد الحی صاحب — لدھیانہ
۳۵- خوشی محمد صاحب — گوجرانوالہ
۳۶- محمد شفیع صاحب — انبالہ
۳۷- فتح محمد صاحب — پٹیالہ سٹیٹ
۳۸- غلام محمد صاحب — انبالہ
۳۹- محمد شفیع صاحب — پٹیالہ سٹیٹ
۴۰- ہیرا صاحب — لائل پور
۴۱- محمد یعقوب شاہ صاحب — سیالکوٹ
۴۲- غلام حیدر صاحب — جالندھر
۴۳- ولی محمد صاحب — ہوشیارپور
۴۴- فضل کریم صاحب — گجرات
۴۵- الہی بخش صاحب — شیخوپورہ
۴۶- غلام رسول صاحب — گجرات
۴۷- محمد حسین صاحب — 〃
۴۸- رحمت خان صاحب — منٹگمری
۴۹- فضل داد صاحب — گجرات
۵۰- اللہ دتا صاحب — 〃
۵۱- محمد حسین صاحب — گوجرانوالہ
۵۲- محمد دین صاحب — شیخوپورہ
۵۳- رسول بخش صاحب — منٹگمری
۵۴- فضل الدین صاحب — گوجرانوالہ
۵۵- محمد یعقوب صاحب — امرتسر
۵۶- سردار محمد صاحب — 〃
۵۷- چوہدری کرم علی صاحب — گجرات
۵۸- فضل دین صاحب — منٹگمری
۵۹- محمد لطیف صاحب — لائل پور
۶۰- اڈوڈا صاحب — سیالکوٹ
۶۱- فتح دین صاحب — 〃
۶۲- ستار محمد صاحب — 〃
۶۳- محمد صدیق صاحب — لدھیانہ
۶۴- فضل الدین صاحب — فیروزپور
۶۵- بشیر احمد صاحب — جالندھر
۶۶- محمد یوسف صاحب — سیالکوٹ
۶۷- چوہدری غلام رسول صاحب — لائل پور
۶۸- محمد سرور صاحب — لاہور
۶۹- غلام حیدر صاحب — اٹک
۷۰- محمد صادق صاحب — گوجرانوالہ
۷۱- محمد شفیع صاحب — 〃
۷۲- نذیر احمد صاحب — شیخوپورہ
۷۳- محمد سعید صاحب — گوجرانوالہ
۷۴- شیخ مہر الدین صاحب — گورداسپور
۷۵- دین محمد صاحب — ہوشیارپور
۷۶- سلطان علی صاحب — گوجرانوالہ
۷۷- دین محمد صاحب — 〃
۷۸- ولایت خان صاحب — 〃
۷۹- فضل حق خانصاحب — 〃
۸۰- غلام نبی صاحب — 〃
۸۱- شمس الدین صاحب
۸۲- خیر الدین صاحب — منٹگمری
۸۳- عبد الغفور صاحب — لاہور
۸۴- محمد شریف صاحب — سیالکوٹ
۸۵- امیر حسین صاحب — گوجرانوالہ
۸۶- محمد انور صاحب — سیالکوٹ
۸۷- فضل حسین صاحب — گجرات
۸۸- احمد خان صاحب — سرگودہا
۸۹- خوشی محمد صاحب — سیالکوٹ
۹۰- محمد حیات صاحب — شاہ پور
۹۱- محمد اقبال صاحب — سیالکوٹ
۹۲- غلام احمد صاحب — 〃
۹۳- چوہدری سردار خان صاحب — ملتان
۹۴- غلام سرور صاحب — گجرات
۹۵- چراغ الدین صاحب — سیالکوٹ
۹۶- نور حسین صاحب — 〃
۹۷- لال الدین صاحب — 〃
۹۸- محمد حسین صاحب — 〃
۹۹- عبد اللہ صاحب — گجرات
۱۰۰- فقیر حسین صاحب — سیالکوٹ
۱۰۱- نبی احمد صاحب — سرگودہا
۱۰۲- رجادہ صاحب — شیخوپورہ
۱۰۳- چوہدری محمد غنی صاحب — گورداسپور
۱۰۴- محمد شفیع صاحب — 〃
۱۰۵- عبد المجید صاحب — شاہ پور
۱۰۶- فضل الدین صاحب — لاہور
۱۰۷- چوہدری غلام محمد خان صاحب — 〃
۱۰۸- ہدایت اللہ صاحب — سیالکوٹ
۱۰۹- محمد خورشید صاحب — گورداسپور
۱۱۰- عنایت اللہ صاحب — گجرات
۱۱۱- عبد العزیز صاحب — لاہور
۱۱۲- دوست محمد صاحب — سرگودہا
۱۱۳- محمد صادق صاحب — سیالکوٹ
۱۱۴- فضل احمد صاحب — گوجرانوالہ

حفظانِ صحت

زکام ایک متعدی مرض ہے

ایک مشہور فرانسیسی ڈاکٹر کی رائے

مشہور فرانسیسی ڈاکٹر موسیو بونابیس دی روچ لکھتے ہیں۔

ہم زکام کی چنداں پروا نہیں کرتے۔ اور اسے موسم اور موسمی تبدیلیوں کی طرح ناگزیر سمجھنے کے عادی ہوگئے ہیں۔ کتنے لوگ ان عظیم اخراجات کا تصور کر سکتے ہیں۔ جن کو ہمیں اس بظاہر معمولی بیماری کے باعث متحمل ہونا پڑتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اوسطاً ہر سال میں تین دن ہم زکام کے باعث کام نہیں کر سکتے۔ آمدنی کے نقطہ خیال سے اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ ایک ملک کی کام کرنی والی آبادی کو ہر سال لاکھوں روپیہ کا نقصان اسی بیماری کی وجہ سے اٹھانا پڑتا ہے۔ ڈاکٹروں کی فیس اور دوا کا خرچ اس کے علاوہ رہا۔ زکام کی وجہ سے بچوں کی ذہنی اور جسمانی تربیت رک جاتی ہے۔ باہر کھلے میدانوں میں سیر و تفریح اور تعطیلات کے خوشگوار اثرات اس سے زائل ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات اس سے گلا خراب ہو جاتا ہے۔ کان کی نالی اور ہوا کی نالی ماؤف ہو جاتی ہے۔ بلکہ برانکو نمونیا تک ہو جاتا ہے۔ اور ان میں سے بعض بیماریاں ہمارے جسم کو مستقل طور پر نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ زکام میں دیر یہ صورت اختیار کر لینے کا رجحان ہے۔ جس سے ناک بند ہو جاتی ہے۔ اور رہ رہ کر کھانسی ہونے لگتی ہے۔ اور یہ شکایت محض تکلیف دہ نہیں۔ بلکہ خطرناک بھی ہے۔ خاص کر ان لوگوں کے لئے جن کے آلاتِ تنفس اور دل کمزور ہوں۔ بوڑھوں اور بچوں کیلئے خطرہ بڑھ جاتا ہے کیونکہ زکام بہت جلد برانکو نمونیا کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جس سے شیر خوار بچے اور عمر رسیدہ اشخاص چند دنوں کے اندر اندر مر جاتے ہیں۔

ایک مکار دشمن

ہم اس مکار دشمن کی چنداں پروا نہیں کرتے۔ جو اپنی ظاہری صورت سے زیادہ خطرناک ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ یہ دشمن کیونکر پیدا ہوتا ہے۔ معمولی زکام جس سے سر میں یا چھاتی میں سردی محسوس ہوتی ہے دراصل مختلف جراثیم کے مجموعہ کا زہریلا اثر ہے۔ یہ جراثیم اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ باریک سے باریک جھلی میں سے گذر سکتے ہیں۔ اور خوردبین سے بھی دکھائی نہیں دیتے۔

زکام کے انسداد کیلئے "ویکسین" بنانے کی کوشش کی گئی ہیں۔ جو کسی حد تک مشکور بھی ہوئی ہیں۔ لیکن یہ انسدادی علاج ابھی مکمل نہیں ہوا۔ لہٰذا ہمیں اپنی توجہ تدابیر حفظ ماتقدم کی طرف مبذول رکھنی چاہیئے جسم کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیئے۔ لیکن اتنا نہیں کہ تکلیف دہ معلوم ہو۔ جوتا اس قسم کا ہو کہ اس کے اندر پانی کا اثر سرایت نہ کر سکے۔ سرد پانی سے ہاتھ منہ دھونے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ زیادہ گرم کمروں میں یا ایسے کمروں میں جہاں ہوا کی آمد و رفت کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو آنا جانا نہیں چاہیئے اور کھڑکیوں کو کھلا چھوڑ کر سونے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور ناک صاف کرنے کیوقت پہلے صرف ایک نتھنے کو صاف کرنا چاہیئے۔ جن بچوں یا بالغ اشخاص کا عمل تنفس درست نہ ہو۔ یا جنہیں اکثر زکام رہتا ہو۔ انہیں ناک یا گلے کی بیماریوں کے ماہر خصوصی سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ مناسب خوراک ضروری ہے کیونکہ وٹامن کم ہو جانے سے زکام اور نزلہ بار بار ہو جاتا ہے۔ کثیر مجمع میں اور قہوہ خانوں سینما گھروں کی بند اور بسا اوقات آلودہ ہوا میں زیادہ دیر تک شامل ہونے یا بیٹھنے سے محترز رہنا ضروری ہے۔

زکام کے خلاف انسدادی تدابیر

اب سوال یہ ہے۔ کہ زکام کی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہم گھر پر رہیں زکام کی حالت میں باہر پھرنا مناسب نہیں کیونکہ اس سے بیماری نہ صرف بڑھتی ہے بلکہ دوسرے بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر زکام میں مبتلا اشخاص کو کسیطرح اپنے اپنے کمروں میں بند رہنے پر آمادہ کر لیا جائے۔ تو ہر سال زکام کی وبا نہ پھیلے خواہ آپ گھر پر ہوں۔ یا باہر بہر حال دوسروں کو بیماری میں مبتلا کرنے کے متعلق خاص احتیاط سے کام لینا ضروری ہے کھانستے یا چھینکتے وقت منہ اور ناک پر رومال رکھنا چاہیئے۔ دوسروں سے باتیں کرتے وقت الگ تھلگ رہنا چاہیئے۔ بچوں کا منہ چومنے یا انہیں گھٹنوں پر اٹھانے سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر ماں کو زکام ہو تو انہیں اپنے بچہ کو اٹھاتے وقت اپنے منہ اور ناک پر رومال باندھ لینا چاہیئے بچوں کے ہسپتالوں میں دایہ اسی طریقے پر کاربند ہوتی ہیں۔ جس سے پھیپھڑے کی بیماریاں معتد بہ پیمانہ پر گھٹ گئی ہیں ایسے اوقات پر بچہ کے چمچے سے شوربے کو چکھنے یا بچے کی دودھ پینے والے بوتل کی ربڑ کی "چوچی" کو منہ لگانے کی بدعادت بے حد قابل اعتراض ہے۔ جہاں ممکن ہو مریض کو کمرے میں اکیلے سونا چاہیئے۔ اگر علیحدہ کمرے میں ممکن نہ ہو تو اسے علیحدہ بستر پر تو ضرور ہی سونا چاہیئے۔ اس کے ہاتھ منہ دھونے کا سامان علیحدہ ہونا چاہیئے اور اس کا کمرہ کافی گرم ہو۔ اور اس میں ہوا کی آمد و رفت کا بخوبی انتظام ہو۔ اسے اعتدال سے کھانا چاہیئے۔ اور گرم پانی افراط سے پینا چاہیئے۔

کھلی ہوا میں ورزش

چند دنوں کے بعد اس علاج سے سخت زکام بھی دور ہو جاتا ہے۔ اور اس کے پیچیدہ ہونے کا امکان باقی نہیں رہتا۔ جب بخار۔ کسل مندی۔ دردِ سر اشتہا میں کمی اور سردی کی علامات نہ رہیں تو باہر جانے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ فی الحقیقت کھلی ہوا میں ورزش کرنی چاہیئے بشرطیکہ موسم خراب نہ ہو۔ بہر حال کچھ مدت کے لئے قہوہ خانوں اور سینما گھروں اور دوسروں سے ملاقات کرنے اور رات کو زیادہ دیر تک باہر رہنے سے پرہیز کرنا عقلمندی میں داخل ہے۔ جو لوگ دفتروں اور کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔ انہیں خصوصیت کے ساتھ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی بیماری دوسروں کو نہ لگ جائے بہت لوگ۔ اس مضمون سے یہ خیال کریں گے۔ کہ ہم ایک معمولی بیماری کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔

اگر انہیں ڈاکٹروں کی طرح اس بات کا علم ہو۔ کہ کتنے بچے اور بالغ اور معمر اشخاص زکام کی طرف سے بے پرواہ ہونے کے باعث ہر سال مر جاتے ہیں۔ یا مستقل امراض میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی رائے کو بدل ڈالیں جو شخص اپنی اور اپنے بچوں کی صحت کا نگہبان ہونا چاہتا ہے۔ اسے معمولی سے معمولی بیماری کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

انتخابات کے متعلق اعلان

جملہ متعلقہ اشخاص کی واقفیت کیلئے یہ امر مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا پراونشل لیجسلیٹو اسمبلیز" آرڈر ۱۹۳۶ء کے مطابق آئندہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ان جنرل حلقہ ہائے نیابت میں جن کو دو دو نشستیں دی گئی ہیں۔ اور ان میں سے ایک ایک جدولی اقوام کے نمائندہ کیلئے مخصوص ہے۔ ہر رائے دہندہ کو دو ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ اور وہ چاہے تو کسی ایک ہی امیدوار کو اپنے دونوں ووٹ دے سکتا ہے۔ یا کسی دو امیدواروں کو ایک ایک ووٹ دے سکتا ہے خواہ وہ امیدوار یا امیدواران جنکو وہ اپنا ووٹ یا اپنے ووٹ دے رہا ہے۔ جدولی اقوام کے افراد ہوں۔ یا نہ ہوں۔

متذکرہ بالا حلقہ ہائے نیابت میں سے دو حلقہ ہائے نیابت میں جدولی اقوام کے نمائندے بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ باقی ماندہ چھ حلقہ ہائے نیابت کے بیلٹ پیپر یعنی پرچیوں میں تمام امیدواروں کے نام خواہ وہ جدولی اقوام کے یا کسی دوسری قوم کے امیدوار ہوں۔ بلحاظ ابجد بغیر کسی امتیازی نشان کے چھاپے گئے ہیں۔ ہر ایسی پرچی کے اوپر مندرجہ ذیل نوٹ درج ہے "آپکے دو ووٹ ہیں۔ آپ یہ ووٹ یا تو دونوں کسی ایک امیدوار کو یا ایک ایک کسی دو امیدواران کو دے سکتے ہیں"۔ اس طرح ان چھ حلقہ ہائے نیابت میں ہر پرچی پر رائے دہندہ دو نشان پرچی لگا سکتا ہے۔ خواہ دونوں نشان ایک ہی امیدوار کے نام کے مقابل ہوں خواہ دو امیدواروں کے نام کے سامنے ہوں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

وصیتیں

نمبر ۴۶۹۱: - میں مسماۃ امۃ اللہ بیگم بنت حکیم دین محمد صاحب ملٹری اکونٹنٹ قوم سکے زئی پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۲۴ سال - تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان - ضلع گورداسپور - صوبہ پنجاب - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میرا مہر پانچ سو روپیہ ہے - جو کہ ابھی میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - میرے پاس ۲۶۶ روپیہ کا زیور ہے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی میں وصیت کرتی ہوں - نیز میری وفات کے وقت جو بھی زائد جائیداد میری ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہو گی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم منہا سمجھی جائے گی -

خاکسار - امۃ اللہ بیگم بقلم خود -

گواہ شد :- ملک صلاح الدین ایم - اے بقلم خود خاوند موصیہ دار الفضل قادیان ۳/۱۲

گواہ شد :- حکیم عبد الغنی ولد سید عظیم شاہ محلہ دار العلوم قادیان دار الامان -

نمبر ۴۶۸۵: - میں محمد ابراہیم ولد میاں مہر الدین صاحب (مرحوم) قوم سلہیج راجپوت پیشہ ملازمت - عمر ۳۰ سال - تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شہر سیالکوٹ - ڈاکخانہ سیالکوٹ - ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی - میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں - اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ایک صد روپیہ ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - ہمارے جدی مکان واقعہ محلہ شبہ عہاراں شہر سیالکوٹ میں جو میرا حصہ تھا وہ میں نے اپنی والدہ صاحبہ کو دیدیا ہے اور وہ اس کے متعلق خود وصیت کر رہی ہیں فقط

العبد :- محمد ابراہیم (بی - اے) ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان - ۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء

گواہ شد :- مستری نیئی احمد آف جموں ۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء

گواہ شد :- حافظ بشیر احمد بقلم خود جالندھری مبلغ سلسلہ احمدیہ ۳۰/۱۲/۳۶

نمبر ۴۷۰۱: - میں فاطمہ ولد عزیز الدین صاحب عمر ۲۳ سال - تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ہٹ پور ڈاکخانہ بکیریاں - تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت صرف ایک زیور بند نقرئی مالیتی مبلغ دس روپے کا ہے - اس کے علاوہ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ یکصد روپیہ ہے - میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی - والسلام

العبد :- فاطمہ بی بی -

گواہ شد :- نشان انگوٹھا عزیز الدین خاوند موصیہ - گواہ شد :- محمود احمد - احمدیہ میڈیکل ہال حال وارد ہٹ پور - ڈاکخانہ بکیریاں - ۳/۷/۳۶ -

نمبر ۴۷۰۰: - میں امۃ الحمید بیگم زوجہ غلام حیدر صاحب قوم چغتائی عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۳۰ء ساکن بھڈگاں - ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد اسوقت مبلغ ۱۴۷ روپے بصورت زیورات نقرئی و طلائی ہے - نیز اسکے علاوہ میرا مہر مبلغ ۲۰۰ روپیہ ہے - جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے - میں اس تمام جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو گی تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی - والسلام -

العبد :- نشان انگوٹھا امۃ الحمید بیگم موصیہ -

گواہ شد :- خاوند موصیہ - مستری غلام حیدر بقلم خود - گواہ شد :- نور احمد چغتہ بقلم خود محلہ دار الرحمت - کتبہ :- محمود احمد - احمدیہ میڈیکل ہال قادیان سیکرٹری وصایا

نمبر ۴۷۰۲: - میں ڈاکٹر محمد رفیع خاں ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن ولد محمد اکبر خانصاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال - تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الامان ڈاکخانہ قادیان دار الامان - ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے - (۱) دو کنال سولہ مرلہ زمین سفید واقعہ قادیان دار الامان میں ہے - جس کی کل قیمت قریباً ۱۷۸۰ روپیہ ہے (۲) ایک مکان واقعہ خالد گنج ضلع ایٹہ ممالک متحدہ میں ہے - جس کی قیمت ۶۵۰ روپیہ ہے - یعنی کل جائیداد کی قیمت ۲۴۳۰ روپیہ ہوتی ہے - لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں - بلکہ ماہوار آمد پر ہے - جو اس وقت ۹۰ روپیہ ماہوار ہے - میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا - فقط -

العبد - ڈاکٹر محمد رفیع خاں ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن سکندرہ راؤ ضلع علیگڑھ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۶ء - گواہ شد - مدد خاں انسپکٹر بیت المال - گواہ شد :- عبد العظیم کلرک دار القضاء قادیان ۳/۱۲/۳۶ -

نمبر ۴۶۸۶: - میں مریم بیگم زوجہ حاجی مستری نور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری - عمر تقریباً ۷۰ برس تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء یا ۱۹۲۰ء ساکن شاہ آباد - ڈاکخانہ شاہ آباد - ضلع کرنال صوبہ پنجاب - حال ساکن محلہ دار البرکات قادیان - معرفت پسر خود خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ خاں - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے - لیکن مندرجہ ذیل نقد و زیور میرے پاس ہے - (۱) زیور دو چوڑیاں طلائی - دو بالیاں طلائی - دو انگوٹھیاں طلائی سب مل کر ساڑھے چار تولہ وزن - اور اندازاً ایک سو پچاس روپے کا مالیتی ہو گا (۲) نقد ایک سو روپیہ -

اس زیور و نقد ایک سو روپیہ کی میں یہ وصیت کرتی ہوں کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میری وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی - اس کے علاوہ اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو جائے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی اگر میں یہ تمام یا حصہ وصیت یا اس کا کچھ جزو اپنی زندگی میں انجمن ہذا کو ادا کر دوں - تو یہ رقم میری وفات پر حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی -

العبد :- نشان بایاں انگوٹھا مریم بیگم -

گواہ شد :- خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ پسر موصیہ ۱/۴ - گواہ شد - محمد یعقوب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ۱/۴

نمبر ۴۶۶۶: - میں بشیر احمد ولد چوہدری کرم الدین صاحب آف موہن قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چکوال حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب زندہ موجود ہیں - اس لیے سب جائیداد ان کے نام ہے - مجھے فی الحال کوئی حصہ نہیں ملا جب مجھے والد صاحب حصہ دیں گے - اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو حق ہے کہ وہ لیوے - اب صرف میں پندرہ ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ پر کام کرتا ہوں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - العبد بشیر احمد چکوالوی بقلم خود - گواہ شد :- ڈاکٹر منظور احمد شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور - گواہ شد عبد الحمید جلال پوری ولد عبد الرحیم -

نمبر ۴۶۵۴: - میں عائشہ بی بی زوجہ حکیم محمد عبد الجلیل صاحب قوم اعوان - پیشہ طبابت و زمینداری - عمر تقریباً ۶۲ سال - تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۱۸ء ساکن بھیرہ - ڈاکخانہ بھیرہ ضلع شاہ پور صوبہ پنجاب (حال قلعہ شیخوپورہ منڈی ضلع ایضاً) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائیداد میرا حق مہر ہے - جو مبلغ پانچ صد ۵۰۰ روپیہ ہے یہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ ایچ۔ ایم مرغوب اللہ احمدی دفتر چیف انجینئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی صوبہ سرحد پشاور۔ گواہ شد:۔ محمد عبدالجلیل حکیم۔

نمبر ۶۲۵۹:۔ میں الٰہ بی بی زوجہ چوہدری نبی بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چھور چک $\frac{117}{R-B}$ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مبلغ یکصد روپیہ کی جائیداد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ فقط

العبد:۔ نشان انگوٹھا موصیہ الٰہ بی بی۔ زوجہ چوہدری نبی بخش چھور چک ۱۱۷ رکھ برانچ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر نور احمد میڈیکل آفیسر کھیوہ چک نمبر ۱۴۶ رکھ برانچ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ نبی بخش بقلم خود۔

نمبر ۶۲۵۸:۔ میں نبی بخش ولد مولا داد قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً پچاس ساٹھ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن چھور چک $\frac{117}{R-B}$ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت دس گھماؤں زمین ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں اگر میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں فقط ۲۸ $\frac{12}{36}$

العبد:۔ نبی بخش بقلم خود

گواہ شد:۔ ڈاکٹر نور احمد میڈیکل آفیسر

کھیوہ چک نمبر ۱۴۶۔ ضلع لائلپور۔

گواہ شد۔ بقلم خود سلطان علی سکنہ سکھو چک ضلع گوجرانوالہ۔

نمبر ۶۲۵۵:۔ میں فاطمہ بیگم زوجہ عبدالحی صاحب قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن یادگیر ریاست حیدر آباد دکن۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے ہاں اس وقت بصورت زیور اور کپڑے وغیرہ پندرہ سو روپیہ ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت اس سے زائد رقم یا جائیداد ہو تو انجمن اس کے ۱/۱۰ حصہ کے حاصل کرنے کی حق دار ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ادا کروں تو وہ جملہ رقم حصہ صدر انجمن میں سے منہا ہو گی۔

العبد:۔ فاطمہ بیگم احمدی۔

گواہ شد:۔ عبدالحی خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ محمد اعظم مچھلی کمان ۵۵۵۷ حیدر آباد دکن۔ گواہ شد:۔ محمد لقمان احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد دکن

نمبر ۶۲۸۰:۔ میں صفیہ بیگم زوجہ چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیل دار حال ملتان۔ عمر قریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن بہادر پور ڈاکخانہ میانی افغاناں ضلع ہوشیار پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد چار کنال اراضی سفید برائے اغراض سکونتی مالیتی چودہ سو روپیہ واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان ہے۔ اور اس مالیت میں میری رقم مہر بھی شامل ہے اس کے علاوہ میرا زیور مالیتی قریباً ڈیڑھ صد روپیہ ہے اس کے علاوہ اور اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں موجودہ جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو رقم میں اپنی حین حیات میں ادا کروں وہ مجرا سمجھی جائے۔

العبد۔ صفیہ بیگم زوجہ چوہدری عطا محمد صاحب

گواہ شد:۔ عطا محمد خاوند موصیہ $\frac{12}{36}$ ۲۷

گواہ شد:۔ اللہ دتہ سیکرٹری تبلیغ لائلپور

نمبر ۶۲۹۷:۔ میں رحیمڈنہ ولد اللہ ڈنہ قوم مسن پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن مسن ڈاکخانہ باڈھ۔ تحصیل ڈوکری ضلع لاڑکانہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ہماری موجودہ زمین کی اراضی ۹¾ پونے دس جریب ہے جس کی موجودہ قیمت بازاری نرخ ڈیڑھ ہزار روپیہ (۱۵۰۰) ہے اور میرے کچے تین مکان ہیں۔ جن کی قیمت چار سو (۴۰۰) روپیہ ہے۔ ان میں سے ۱/۹ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست ۱/۹ اپنی جائیداد سے ادا کرتا رہوں گا۔ بقیہ جو میرے مرنے پر رہے گا۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کی مالک ہے۔ ہمارے شرکار کوئی نہیں۔ میرے تین لڑکے ہیں۔ ان کو کوئی اعتراض نہیں۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا رحیمڈنہ مسن۔ گواہ شد:۔ واحد بخش ولد چھٹہ خاں مسن۔ گواہ شد:۔ گواہی بقلم خود:۔ محمد پریل کچھو چک احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ سندھ

تلاشِ گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی مسمی رقیب الدین احمد ساکن موضع کوڈا ضلع ٹیپرا (بنگال) عرصہ تقریباً چھ سال سے برما کے علاقہ میں چلا گیا ہے۔ جس کی خیریت کی خبر ہم کو کچھ معلوم نہیں ہوتی۔ اُس کا قد درمیانہ عمر ۴۲ سال۔ رنگ گندمی تعلیم انڈر میٹرک ہے اور ممکن ہے کہ کسی احمدی بھائی یا جماعت سے ملا ہو اگر کوئی احمدی بھائی جو برما میں رہتے ہوں ہمارے اس بھائی کا پتہ ہم کو لکھیں تو بہت مہربانی ہو گی۔ ہم لوگ اس کے لئے بہت پریشان ہیں۔

مجیب الدین احمد پریذیڈنٹ جماعت کوڈا پوسٹ باسودیب براستہ اکھاوڑا ضلع ٹیپرا بنگال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۹ دسمبر۔ اخبار "سٹیٹسمین" (۲۰ جنوری) کا نامہ نگار متعینہ لنڈن اطلاع دیتا ہے کہ ۱۹۳۸ء میں یقینی طور پر ماؤنٹ ایورسٹ کی تسخیر کے لئے ایک اور کوشش کی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ بنگال ناگپور ریلوے کی آمدنی کے متعلق جو اعداد شائع ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہڑتال سے ریلوے کو بہت نقصان ہوا ہے۔ ۱۴ دسمبر کو ختم ہونے والے گیارہ دنوں کی آمدنی گذشتہ سال کے انہی ایام کی آمدنی سے ۸۱۲۰۰۰ روپے کم تھی۔ مسافر گاڑیوں سے کل ۲۲۵۰۰۰ روپے خسارہ اور مال گاڑیوں سے ۵۸۷۰۰ روپے۔ اپریل سے دسمبر تک کی آمدنی گذشتہ سال کی انہی ماہ کی آمدنی سے ۴۵ لاکھ روپیہ کم تھی۔

پشاور ۱۹ دسمبر۔ پشاور میں ایندھن کی قیمت میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ہند اور آفریدیوں کے تعلقات ابھی درست نہیں ہوئے۔ ایندھن جو زیادہ تر قبائلی علاقہ سے آتا تھا۔ اب پشاور میں نہیں آتا۔

ہانگ کانگ ۱۹ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کینٹن ہانگ کانگ ایکسپریس میں آتشزدگی کی واردات سے ۷۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ حکام محکمہ ریل کا بیان ہے کہ ٹرین کو ارادتاً آگ لگائی گئی ہے۔ دو الگ الگ ڈبوں میں سیلولائڈ کے بنے ہوئے زیورات کے ٹوکرے پڑے ہوئے تھے۔ جنہیں ایسے بموں کے ذریعہ آگ لگا دی گئی۔ جو کلاک کے ذریعہ مقررہ وقت پر چلتے ہیں۔

بارسیلونا ۱۹ جنوری۔ باغیوں کے ایک جنگی جہاز نے بارسیلونا کے قریب گولہ باری کی۔ ادھر ساحل پر سے سرکاری توپوں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ بہت دیر تک جنگ جاری رہی۔ آخر ساحل کی توپوں نے جنگی جہاز کو بھگا دیا۔

جبل الطارق ۱۹ جنوری۔ ہسپانوی باغیوں کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انہوں نے ماربیلا پر قبضہ کر لیا ہے۔ مالقہ کی طرف جانے والی سڑک پر یہ آخری شہر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ماربیلا کے محاذ پر جو جنگ ہوئی۔ اس میں سرکاری افواج کا بہت نقصان ہوا۔

نانکن ۱۹ جنوری۔ کل چین کے باغیوں اور حکومت چین کے درمیان جو عارضی صلح ہوئی تھی۔ وہ نصف شب تک ختم ہو گئی۔ عارضی صلح کے غیر متوقع طور پر ختم ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ باغی جرنیل نے اعلان کر دیا کہ وہ صوبہ شانسی کا گورنر ہے۔ اور اس نے حکومت نانکن کے سامنے بہت سی شرائط پیش کر دیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ شانسی اور کنسو کے صوبوں کو خود مختار کر دیا جائے۔ اور ایک ایسا قانون منظور کیا جائے۔ جس کی رو سے اشتراکی افواج کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ جرنیل کے اس اقدام کے نتیجہ میں سیانفو کے خلاف فوراً لشکرکشی کی جائے گی۔

راولپنڈی ۱۹ جنوری۔ راولپنڈی میں چونکہ سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات اب پھر کشیدہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے آج شب معمولی تصادم کی وارداتیں ہوئیں۔ سرکاری بیان مظہر ہے کہ ۲۰۰ مسلمانوں کے ایک ہجوم کا سکھوں کے ایک ہجوم سے تصادم ہو گیا۔ فریقین نے خشت باری شروع کر دی۔ لیکن تھوڑی دیر بعد پولیس والوں نے فریقین کو منتشر کر دیا۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ لاہور کے ایک یورپین ٹریفک انسپکٹر کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں رشوت ستانی کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اسپیشل عدالت نے ملزم پر فرد جرم عائد کر دی ہے۔ ملزم کے خلاف متعدد لاری ڈرائیوروں سے رشوت لے کر ان کے چالان پیش نہ کرنے یا روک لینے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔

پیرس ۱۹ جنوری۔ ایک بمبار طیارے نے بحیرہ روم میں ایک فرانسیسی تباہ کن جہاز پر بم برسائے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ طیارہ کس حکومت کا تھا۔ طیارے نے ۶ بم پھینکے۔ مگر ان میں سے ایک بھی جہاز پر نہ لگا۔

بارسیلونا ۱۹ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت ہسپانیہ کے وزیر امداد خوراک نے پیرس سے واپسی پر اخبارات کے نمائندوں سے کہا۔ کہ حکومت فرانس نے ہسپانیہ کے لئے ۶۰ ہزار ٹن گندم بھیجنے کی منظوری دیدی ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت ۴۰ ہزار غیر ملکی حکومت ہسپانیہ کی حمایت میں اور ۴۰ ہزار باغیوں کی طرف سے ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں شریک ہیں۔

انٹاریو (کینیڈا) ۱۹ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ انٹاریو کے جیل خانہ میں ۷۰۰ قیدیوں نے خوفناک بغاوت کر دی۔ جس کے نتیجہ میں ۵۰ قیدی بھاگ نکلے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ قیدیوں نے ۴۰ ہزار پونڈ کا نقصان کیا۔ فساد کا آغاز اس طرح ہوا۔ کہ متعدد قیدیوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ اور آہنی سلاخوں کو ہتھیار کے طور پر استعمال کر کے حکام کو مار بھگایا۔ کھڑکیوں اور دروازوں کو توڑ دیا۔ قید خانہ کی جائداد میں سے گرجا۔ ہسپتال۔ اور باورچی خانے بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ بعض قیدی جیل سے بھاگ کر قرب و جوار کی پہاڑیوں میں غائب ہو گئے۔ مگر اکثر کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ کانگرس نیشنلسٹ پارٹی کی امیدوار مسماۃ شنو دیوی کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے پنڈت مدن موہن مالویہ آج ایک ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی سے لاہور پہنچے۔ موری دروازہ کے باہر میونسپل باغ میں جلسہ میں پنڈت جی نے تقریر کرنی تھی۔ لیکن تقریر سے قبل ہی وہاں ہلڑ مچ گیا۔ ہجوم نے کئی مرتبہ "شنو دیوی بائیکاٹ"، "پنڈت جواہر لال نہرو کی ہدایت کو یاد رکھو" کے نعرے لگائے اور شور مچاتا رہا۔ پنڈت جی کی تقریر کے دوران میں حاضرین کے ایک حصہ نے بائیکاٹ بائیکاٹ کے نعرے لگانے شروع کر دئے۔ کسی نے لاؤڈ سپیکر خراب کر دیا۔ جس کے بعد بہتری کوشش کی گئی۔ کہ حاضرین آرام سے بیٹھ کر تقریر سنیں۔ مگر انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے جلسہ ختم کرنا پڑا۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے ملاقات کے دوران میں بنگال ناگپور ریلوے یونین کے صدر مسٹر وی۔ وی۔ گری ایم۔ ایل۔ اے نے کہا۔ کہ ہڑتالیوں پر ایجنٹ ریلوے کے اعلان کا چنداں اثر نہیں ہوا۔ مزدوروں نے لیبر یونین کے مشورہ سے ہڑتال کی تھی۔ اور جب کوئی باعزت سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اس وقت یونین کے مشورہ سے ہی وہ ہڑتال ختم کر کے اپنا کام شروع کریں گے۔

اناطولیہ (مغربی ایشیائے کوچک) اناطولیہ کے بعض حصوں میں درجہ حرارت صفر سے ۸۵ درجے کم ہو گیا ہے۔ ۶۰۰ کسان سردی سے منجمد ہو گئے بھوکے بھیڑیوں کے بہت بڑے غول دور افتادہ دیہات پر حملہ کر رہے ہیں۔

کمپالہ (یوگنڈا) ۱۹ جنوری۔ آج ہز ہائی نس سر آغا خان قاہرہ سے بذریعہ ہوائی جہاز انتیبے پہنچے۔ جہاں ہزارہا اسمٰعیلیوں نے ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد وہ نیروبی روانہ ہو گئے۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ اتحاد پارٹی کے لیڈر سر سکندر حیات خان نے حسن ابدال سے دفتر اتحاد پارٹی کی معرفت بیان شائع کیا ہے۔ کہ صوبہ کے تمام طول و عرض سے انتخاب کے روز اول کے پولنگ کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے بے حد مسرت ہوئی۔ میں پنجاب کے ووٹروں کا شکرگذار ہوں کہ انہوں نے سیاسی دانشمندی کا شاندار ثبوت دیا ہے مجھے اعتماد ہے کہ وہ اپنے حسن عمل کو دوران انتخاب میں جاری رکھیں گے

امرتسر ۱۹ جنوری۔ گیہوں حاضر ۴ روپے ۶ ر سے ۳ روپے ۱۰ ر تک گیہوں ہاڑ ۳ روپے ارخود حاضر ۲ روپے ۲ ر ۶ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ ر سے ۸ روپے ۲ آنے تک کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی